بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہونی چاہئے

ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۱۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۲۵ ماہ محرم ۱۳۶۱ ھ | ۱۲ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۳۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل شام سر درد کی شکایت رہی۔ آج صبح طبیعت اچھی تھی۔ کمزوری میں بھی کمی ہے۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب معہ بیگم صاحبہ آج شام کی گاڑی سے افریقہ روانہ ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں خیر و عافیت کیساتھ منزل مقصود پر پہنچائے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مشایعت کیلئے بٹالہ تک

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "لیکچر لاہور" کا ۸ ماہ تبلیغ کو امتحان ہوا جس میں ۱۰۹ مردوں اور پچاس خواتین نے شمولیت کی۔

آج بعد نماز مغرب لفٹیننٹ ڈاکٹر نور الدین صاحب آئی۔ ایم۔ ایس ابن جناب ڈاکٹر گوہر دین صاحب آف برما کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۵ ماہ محرم ۱۳۶۱ھ

پیغامی مبلغین کی "اسلامی خدمت" کا نمونہ

ہمارے پیغامی دوستوں کو اپنے مفروضہ تبلیغی کارناموں پر بہت ناز ہے۔ اور وہ جا و بے جا ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ دنیا کے کئی مقامات پر ان کے مشن کام کر رہے ہیں ان کے یورپ کے مشنوں میں سے ایک ووکنگ مشن ہے جس کے بانی ان کے مایۂ ناز لیڈر خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم تھے۔ اس مشن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام۔ یا احمدیت کی تبلیغ کو تو اس کے بانی نے ہی "سم قاتل" قرار دے دیا تھا۔ اور اب تک اس مشن کا کوئی انچارج اس "زہر" کے قریب نہیں پھٹکتا۔ اور "خالص اسلام" اہلِ انگلستان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک احمدیت کے سوا کوئی اسلام ہے ہی نہیں۔ لیکن یہ ایک علیحدہ سوال ہے جسے ہم اس وقت نہیں چھیڑتے۔ اور اس فریق سے تعلق رکھنے والے مبلغین کے پیش کردہ "حقیقی اسلام" کا کچھ نمونہ قارئین کے پیش کرتے ہیں۔ تا ان لوگوں کی "اسلامی خدمات" پر کچھ روشنی پڑ سکے۔

رائٹر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ لنڈن کی مسلم سوسائٹی کے زیر اہتمام وہاں محرم کی تقریب منائی گئی۔ جس میں اس "اسلامی مشن" کے امام صاحب بھی شریک ہوئے اور آپ کی تقریر اس تقریب کے پروگرام کا خاص حصہ تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ امام حسین کی شہادت معمولی نہ تھی۔ وہ ایک آئیڈیل کے لئے تھی۔ وہ آئیڈیل جمہوریت کا آئیڈیل ہے۔ یعنی اسلام جمہوریت کا قائل ہے۔ اور وہ کسی ایک شخص کی حکمرانی کو تسلیم نہیں کرتا۔ آمریت اور ڈکٹیٹر شپ قطعاً غیر اسلامی ہے۔ اور حضرت امام حسینؓ کی شہادت اسی حقیقت کا کھلا اعلان ہے۔"

(بحوالہ زمزم ۱۱۔ فروری ۱۹۴۲ء)

ان الفاظ کے مطالعہ سے ہی ان لوگوں کی اسلامی خدمات کا اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ لوگ یورپ کو اسلام اور حقیقی اسلام سکھانے گئے ہیں۔ مگر حالت یہ ہے۔ کہ محرم کی تقاریب منانے میں شریک ہوتے ہیں۔ تقریریں کرتے ہیں۔ لیکن یہ قطعاً نہیں کہتے۔ کہ ایسی تقاریب اسلام کی حقیقت سے کوسوں دور ہیں۔ اور ان کا منانا درست نہیں اسلام اور محرم کے موضوع پر اظہار خیال کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ایسے رنگ میں تقریر کرتے ہیں جس سے اس تقریب کی اہمیت لوگوں کے دلوں میں قائم ہو۔ ہم جناب مولوی محمد علی صاحب اور دیگر پیغامی اکابر و علماء سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا یہی وہ اسلامی خدمت ہے۔ جو ان کے مبلغین کر رہے ہیں۔ اور "حقیقی اسلام" کی نمائندگی کا یہی طریق ہونا چاہیئے۔

پھر آپ نے اسلام کے اصولِ حکومت پر جو خیال آرائی کی ہے۔ وہ بھی قابلِ غور ہے۔ آپ فرماتے ہیں "اسلام جمہوریت کا قائل ہے اور وہ کسی ایک شخص کی حکمرانی کو تسلیم نہیں کرتا" حیرانی ہے۔ اس انکشاف کو کیا نام دیا جائے اسے امام صاحب کی ناواقفیت کہا جائے یا اسلام دشمنی۔ کیا کوئی باور کر سکتا ہے کہ جو شخص اہل یورپ کو اسلام کی تعلیم دینے کے اہم کام پر مامور ہوا ہے۔ وہ اتنا بھی نہیں جانتا۔ کہ آج یورپ میں جس چیز کو "جمہوریت" کا نام دیا جا رہا ہے۔ اس میں اور اسلام کے نظام حکومت میں بین فرق ہے اصولی اختلاف تو یہی ہے۔ کہ یورپ کے جمہوری نظام میں قانون سازی کے اختیارات جمہوری نمائندوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں لیکن اسلامی نظام حکومت کا کام صرف یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو قانون مقرر ہے اسے نافذ کرے۔ کتنا عظیم الشان فرق ہے مگر افسوس کہ امام ووکنگ اور یورپ کے مبلغ اسلام کی نظر اسے نہیں دیکھ سکتی۔

آپ نے اس بات پر بھی بہت زور دیا ہے کہ اسلام آمریت اور ڈکٹیٹر شپ کا روادار نہیں۔ بے شک یہ صحیح ہے۔ کہ اسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو شاورھم فی الامر کا ارشاد فرمایا ہے۔ لیکن اس سے آگے واذا عزمت فتوکل علی اللہ فرما کر یورپ کی جمہوریت اور اسلامی نظام حکومت میں ایک دیوار حائل کر دی ہے۔ یورپین جمہوریت کے فیصلے آراء کی کثرت پر ہوتے ہیں۔ لیکن اسلام نے خلیفۂ وقت کو یہ اختیار دیا ہے کہ مشورہ کے باوجود وہ اگر چاہے تو اپنے عزم اور ارادہ کے مطابق قدم اٹھائے۔ ضروری نہیں۔ کہ وہ اس مشورہ کو قبول بھی کرے۔ مشورہ کرنے کا بے شک حکم ہے۔ لیکن ہر حالت میں اس کی پابندی لازم نہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلامی نظام حکومت نہ تو موجودہ یوروپین جمہوریت ہے۔ اور نہ دور حاضر کی آمریت اور ڈکٹیٹر شپ۔ بلکہ ایک علیحدہ اور مستقل نظام ہے۔ اور ان دونوں نظاموں بلکہ دنیا کے تمام نظاموں میں جو نقائص اور کوتاہیاں ہیں۔ اسلامی نظام ان سے پاک ہے۔ اور سب کی خوبیاں اس کے اندر جمع ہیں۔ یہ ایک نہایت لطیف اور دلچسپ موضوع ہے جسے اس زمانہ کے حالات۔ اور سیاسی تحریکات و تجربات نے ایسے رنگ میں واضح کر دیا ہے۔ کہ صرف اسی کو بیان کر کے یورپ کے علمی طبقہ میں اسلامی تعلیم و احکام کی فضیلت کا سکہ قائم کیا جا سکتا ہے لیکن افسوس کہ اسلام کی نمائندگی کا دم بھرنے والے اس کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہی سمجھتے ہیں۔ کہ یورپین جمہوریت کے آگے ہتھیار ڈال دیں۔

اگر اس "تبلیغ اسلام" کی حقیقت پر غور کیا جائے تو صاف نظر آ جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے دل و دماغ اور افکار بھی اسی طرح مغربیت سے مرعوب ہیں جس طرح دیگر مسلمانوں اور دوسری اقوام کے اور عرفان و ایمان کی کمی اور اسلامی فلسفہ سے تہی دامانی نے ان کے قلوب میں بھی جُبن اور کمزوری پیدا کر دی ہے۔ اور وہ اسلام کی سب سے بڑی خدمت اور اس کا سب سے بڑا کمال یہی سمجھتے ہیں کہ اسے یورپ کی سیاسی تحریکات کا ہم پلہ اور ہمنوا ثابت کر دکھائیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چندہ تحریکِ جدید کے متعلق ایک پرانے صحابی کا مکتوب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پرانے صحابی اپنے امام کے حضور لکھتے ہیں۔

شامت اعمال اور مالی مشکلات سے تحریک جدید کے متعلق میری یہ حالت نہایت ہی افسوسناک رہی ہے۔ کہ سال اول تیس روپیہ کا وعدہ کیا مگر بمشکل بارہ ادا کر سکا۔ سال دوم و سوم میں کوئی وعدہ نہ کیا۔ سال چہارم میں دس روپے کا وعدہ کیا۔ مگر ادا کچھ نہ کر سکا۔ سال پنجم میں وعدہ نہیں کیا۔ ششم میں تیرہ روپے کے وعدے سے آٹھ ادا کئے۔ سال ہفتم میں کوئی وعدہ نہیں کیا۔ گویا سات سال میں صرف بیس روپے ادا کئے۔ جس پر مجھے سخت ندامت ہے۔ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے من حیث لا یحتسب کے طور پر مجھے یکدم دوسو روپیہ عطا فرمایا ہے۔ جو میں نے سمجھا۔ کہ یہ تحریک جدید کے لئے ہی اللہ تعالےٰ نے دیا ہے اس لئے روپیہ ہاتھ آتے ہی میں نے سیکرٹری مال کے حوالہ کر دیا۔ کہ گھر پہونچنے پر گھر کی دوسری ضروریات اپنی طرف مائل نہ کر سکیں۔ حضور از راہ کرم سال اول ۳۰ سال دوم ۳۰/۴ سال سوم ۳۰/۸ سال چہارم ۳۰/۱۲ سال پنجم ۳۱/ سال ششم ۳۱/۴ سال ہفتم ۳۱/۸ سال ہشتم ۳۱/۱۲ کل ۲۴۷ روپے منظور فرمائیں۔ اس میں سے ۲۰ پہلے ادا ہیں ۲۰۰ یہ باقی ۲۷ انشاءاللہ دوران سال میں اقساط سے ادا کر دوں گا۔ حضور نے اس کی منظوری عطا فرما دی ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء

وہ دوست جنہوں نے تحریک جدید سال ہشتم میں قربانی کا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ وہ حضور کا ارشاد پڑھ چکے ہیں۔ کہ ۳۱ مارچ تک ادائیگی ان کو سابقون کی پہلی فہرست میں داخل کر دے گی۔ پس قسط وار دینے والے یا یکمشت ادا کرنے والے احباب فوری توجہ فرمائیں۔ اور ہر مجاہد کوشش کرے۔ اور ایسا ماحول پیدا کرے۔ کہ ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ سو فی صدی مرکز میں داخل کر دے۔ تا کہ سابقون کی پہلی فہرست میں آ جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

نگاہِ لطف پہ دار و مدار ہے ساقی

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

نگاہِ مست تری ذوالفقار ہے ساقی
جو مے کدہ میں ترے بادہ خوار ہے ساقی
ترا دہن ہے کہ آبحیات کا چشمہ
عجیب بے خودی ہے تیرے ساغرے میں
نیاز مندی میں تیری یہ مرتبہ پایا
وہ گھونٹ دے کہ ہو آساں معاد کی مشکل
خدا کرے کہ دمِ مرگ تک رہے یہ چمک
یہ تیری ہستی ہے شمعِ ہدایتِ ازلی
اسی جہان میں ملتی ہیں جنتیں اس کو
خدا بچائے بڑا جال ہے طلسمِ جہاں
شفیع روز جزا بھی بنا دیا تجھ کو
بوانی چاہیئے دار العمل ہے یہ دنیا
ادھر بھی دیکھ کہ یہ اضطراب دل جائے

ادھر اٹھی تو ادھر دل کے پار ہے ساقی
خدا کے فضل سے شب زندہ دار ہے ساقی
رواں لبوں سے بھی کوثر کی دھار ہے ساقی
کہ پینے والا ہر اک ہوشیار ہے ساقی
جو تیرے قدموں میں ہے تاجدار ہے ساقی
کہ میری رُوح بہت بے قرار ہے ساقی
ان آنکھوں میں یہ تری یادگار ہے ساقی
ملا یہ نور جسے بختیار ہے ساقی
نثار تجھ پہ جو پروانہ دار ہے ساقی
عمل بھی علم بھی اسکا شکار ہے ساقی
خدا کو بھی وہ ترا اعتبار ہے ساقی
پلائے جا تجھے کیا انتظار ہے ساقی
نگاہِ لطف پہ دار و مدار ہے ساقی

خدا کے واسطے شہرت کی لاج رکھ لینا
زمانہ کہتا ہے گوہرؔ کا یار ہے ساقی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تہجد پڑھنے کی تاکید

جو خدا تعالےٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے۔ اور اس کے حدود و احکام کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے۔ وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے۔ کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقعہ بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو۔ اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے۔ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں۔ کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔ لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے۔ تو معلوم ہُوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء)

مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء سے قبل جماعتیں اپنا تدریجی بجٹ پورا کریں

جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال پھر ان جماعتوں کے نام مجلس مشاورت میں پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ جن کا لازمی چندوں (یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کا تدریجی بجٹ آخر فروری ۱۹۴۲ء تک پورا نہ ہُوا ہو گا۔ لہذا جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران مال کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے۔ کہ ابھی سے پوری جدو جہد سے کام لے کر ۲۸ فروری ۱۹۴۲ء تک اپنی اپنی جماعت کا تدریجی بجٹ دس ماہ کا پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کی جماعت سو فی صدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں میں شامل ہو سکے۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے چندہ جلسہ سالانہ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء سے لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔ اور اس چندہ کا ہر موصی و غیر موصی کے لئے باشرح ادا کرنا اسی طرح لازمی ہے۔ جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد کا۔ پس عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ بھی پوری جدو جہد سے وصول کریں :: ناظر بیت المال

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) رکن الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مٹھا ٹیل کو عرصہ سے آنکھوں میں تکلیف ہے (۲) محمد انور صاحب چک ۱۰۱ مالی مشکلات میں مبتلا ہیں (۳) قاضی وحید الدین صاحب ساکن تلہر ضلع شاہ جہان پور پر ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ (۴) مولوی عبد الواحد صاحب مدیر اصلاح کو جو آجکل چندہ مسجد احمدیہ سری نگر کے سلسلہ میں سندھ کا دورہ کر رہے ہیں بائیں ٹانگ پر ایک سفر میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلانِ نکاح ۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش مطابق ۵ فروری ۱۹۴۲ء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم مفیض المعارف ابن مولوی بذل الرحمٰن صاحب بنگالی کا نکاح جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے مبلغ امریکہ کی لڑکی امۃ النصیر رشیدہ بیگم کے ساتھ پانچ صد روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے یہ تعلق بابرکت کرے۔

پیشگوئیوں کے اصول

اللہ تعالیٰ کے قرب کے بہت سے منازل ہیں۔ ان منازل کے طے کرنے کے لئے سب سے پہلے انسان پر لازم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو پاک کرے اپنے اندر تقوےٰ پیدا کرے۔ جب انسان کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ تو اُسے سچی خوابوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے دل میں اپنے محبوب کی تلاش اور جستجو اور ترقی کرتی ہے۔ یہ سلسلہ پھر کشوف اور الہامات تک جا پہونچتا ہے۔ اور یہ درجہ نبوت کے کمالات میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وہ نیک اور پاک بندے جن کو خدا تعالیٰ خلق کی اصلاح کے لئے مرسل بنا کر بھیجتا ہے ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہوتا ہے۔ کہ وہ ان کو غیب کی خبروں پر آگاہ کرتا ہے۔ اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تا دنیا یہ جان لے۔ کہ اس شخص کا خدا کے ساتھ واقعی تعلق ہے۔ کیونکہ سوائے خدا کے یا وہ جس کو وہ بتائے۔ کوئی غیب کا علم نہیں پا سکتا۔ پس پیشگوئیاں اس کے تعلق باللہ پر ایک دلیل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کلام پاک میں فرماتا ہے۔ لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتیں اسی پر ظاہر کرتا ہے۔ جس کو وہ رسول منتخب کر لیتا ہے۔

گو انبیاء کی صداقت معلوم کرنے کے اور بھی ذرائع ہیں۔ مثلاً اس کی ذاتی طہارت ایمانداری اس کا تقویٰ۔ اور لوگوں میں نیکنامی یہ سب امور اس کی صداقت پر گواہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض معجزات جو خارق عادت طور پر ہوتے ہیں۔ لوگوں کے دیکھنے میں آتے ہیں۔ پھر الٰہی تائیدات جو اس کے شامل حال ہوتی ہیں۔ وہ اس کی صداقت کا پتہ دے رہی ہوتی ہیں۔ لیکن اس کی صداقت کے اعلےٰ معیاروں میں سے ایک معیار اس کی پیشگوئیوں کا سچا ہونا بھی ہے۔ جس قدر یہ معیار صداقت اہم ہے۔ اسی قدر عوام نے اس کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ اور انہی غلط فہمیوں کی بناء پر وہ ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پیشگوئیاں گو بظاہر بعض دفعہ بالکل سادہ ہوتی ہیں لیکن اپنے اندر بہت گہرے مطالب رکھتی ہیں ان کے اندر بہت سے راز پنہاں ہوتے ہیں اور ان کو سمجھنے کے لئے باریک دماغ اور مطہر قلب کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن عوام ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

غیب کا پردہ

دراصل اکثر پیشگوئیوں میں کچھ نہ کچھ غیب کا پردہ ضرور ہوتا ہے۔ اگر تمام پیشگوئیاں بالکل صاف نصف النہار کی طرح سامنے آ جائیں تو پھر ایمان لانے کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ یؤمنون بالغیب کی صفت لوگوں کے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور دراصل یہی غیب کا پردہ امتحان وقت ہوتا ہے جس سے گزرنا اور کامیاب ہونا برکات کا وارث بناتا ہے ورنہ ایمان اگر اتنی آسانی سے مل سکتا۔ تو کون تھا۔ جو پیچھے رہتا۔ اور اگر سب کے سب یکدم باحصل وحجت۔ بلکہ ایک لحاظ سے بدیہی بات پر گامزن ہوں۔ تو ان میں درجات کی کس طرح تمیز ہو سکتی ہے اور نہ کسی کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے قربانی کی ہے۔ اس لئے وہ اللہ کے انعام کا مستحق ہے۔ اس کی مثال تو بالکل ایسی ہے جیسے تعلیم یافتہ لوگوں کے آگے بالکل آسان پرچہ ڈال دیں۔ مگر اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ نہ اس سے کسی کی قابلیت کا اظہار ہو سکے گا۔ نہ کوئی انعام کے قابل قرار پا سکے گا کیونکہ اس کا حل کرنا کوئی مشکل کام ہی نہ تھا۔ اسی طرح اگر غیب کا پہلو بالکل نہ ہو۔ تو بھی ایمان لانا کسی انعام کا وارث نہیں بناتا۔ کیونکہ اس وقت کوئی مشکل بات نہیں رہتی۔ اور نہ انسان کو کوئی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ ان مشکلات کے پیش نظر پیشگوئیوں کے پرکھنے کے لئے خاص احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور جو اصول اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں سمجھائے ہیں۔ ان کی روشنی میں ہمیں ان کے ماتحت کسی پیشگوئی کو دیکھنا چاہیئے۔

وعیدی پیشگوئیاں

پیشگوئی کی بڑی غرض یہ ہوتی ہے کہ مخلوق کی اصلاح ہو۔ ایک پیشگوئی کے نتیجہ میں اگر کسی فرد یا قوم کی اصلاح ہوتی ہے۔ تو گو وہ پیشگوئی اپنے ظاہری رنگ میں پوری نہ بھی ہو تو بھی ہم یہی کہیں گے کہ وہ سچی نکلی۔ اسی طرح بعض پیشگوئیوں کا مقصد دلوں میں خوف خدا پیدا کرنا ہوتا ہے اور یہ اصل اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں بیان فرماتا ہے۔ وما نرسل بالآیات الا تخویفا۔ کہ ہم تو خوف اور تقوےٰ پیدا کرنے کے لئے معجزات اور آیات دکھاتے ہیں۔

پھر واقعات سے ظاہر ہے۔ ایسی پیشگوئیاں اکثر انذاری ہوتی ہیں۔ کیونکہ خوف پیدا کرنے کی ضرورت ان لوگوں کے لئے ہوتی ہے۔ جو سرکش ہوتے ہیں۔ کیونکہ سرکشوں کا علاج یہی ہے کہ ان کی سرکوبی کا سامان کیا جائے۔ لیکن ایسی وعید کی خبر حالات کے بدلنے کے ساتھ تبدیل ہو جاتی ہے حضرت یونس علیہ السلام اور ان کی قوم کا واقعہ ہمارے سامنے ہے۔ ان کے لئے عذاب کی پیشگوئی تھی مگر جب ان کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہو گیا۔ تو خدا تعالیٰ نے عذاب ٹال دیا۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی قوم کہتی تھی۔ مہما تاتنا بہ من آیۃ لتسحرنا بھا فما نحن لک بمؤمنین۔ لیکن عذاب کی پیشگوئی کی جاتی تھی تو اس وقت بڑی عاجزی سے یہ کہتے تھے۔ یا ایہ الساحر ادع لنا ربک بما عھد عندک۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا کاشف العذاب قلیلا انکم عائدون۔ پس ایسی پیشگوئیاں حالات کے بدلنے کے ساتھ اگر بدل جائیں تو اس سے پیشگوئی کرنے والے کی صداقت مشتبہ نہیں ہو سکتی۔

پیشگوئیوں کے متعلق عوام کا یہ بھی خیال ہے کہ وہ نبی یا مرسل کی زندگی میں پوری ہوں لیکن جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ایک مدعی نبی کی ساری پیشگوئیاں نہیں پوری ہوئیں۔ اور وہ فوت ہو گیا ہے۔ تو اس کے متعلق خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ وہ حق پر نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا واضح اور بین اصل یہ ہے۔ کہ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ نبی کی زندگی میں ہی تمام باتیں پوری ہوں۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم نبی کو وفات دیدیں اور اس کی زندگی کے بعد قیامت تک اس کی باتوں کے پورا ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔

بعض پیشگوئیاں متبعین کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں

پیشگوئیوں میں بعض اوقات بالصراحت واضح طور پر یہ مذکور ہوتا ہے۔ کہ یہ ملہم کے ہاتھ پر پوری ہونگی۔ لیکن واقعات یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کے متبعین کے ہاتھوں پوری ہوتی ہیں۔ جیسا کہ کنز العمال کی ایک حدیث سے ظاہر ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اوتیت مفاتح خزائن کسریٰ وقیصر۔ یہ پیشگوئی آپ کی زندگی میں پوری نہیں ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ کا زمانہ بھی گزر گیا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ کی خلافت میں اس کے پورے ہونے کا وقت آیا۔ حالانکہ حدیث میں صاف ہے۔ کہ قیصر اور کسریٰ کے خزانوں کی چابیاں مجھے دی گئی ہیں۔ تو بعض دفعہ ظاہری الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ ملہم کے ہاتھ پر پوری ہونگی۔ لیکن وہ اس کے متبعین کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں۔

اجتہادی غلطی

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ ملہم اپنے الہام میں اجتہادی غلطی کی بناء پر خیال کرتا ہے کہ یہ خبر یوں پوری ہوگی۔ لیکن واقعات کسی اور رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً احادیث میں آتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ میں ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں۔ میں نے خیال کیا۔ کہ یہ علاقہ یمامہ یا ہجر کا ہے مگر بعد میں واقعات نے یہ ظاہر کیا۔ کہ وہ یثرب تھا۔ اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں اپنی ازواج مطہرات کے متعلق فرمایا۔ کہ تم میں سے جس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ وہ پہلے مجھ سے ملے گی۔ اس پر سب نے اپنے اپنے ہاتھ ماپنے شروع کر دیئے۔ گو ظاہری الفاظ تو انہی معنوں کے حامل نظر آتے تھے۔ مگر واقعات نے ظاہر کیا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد سخاوت تھی۔ تو بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ پیشگوئی کے اندر ایک باطنی اور مجازی معنی مقدر ہوتے ہیں۔ جن معنوں کو واقعات ہی آ کر کھولتے ہیں۔ ان کے متعلق ہر ایک کو پہلے پتہ لگ جانا مشکل ہوتا ہے

وعدہ کی پیشگوئیاں

وعید کی پیشگوئیوں کے متعلق ایک اصل میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ کہ حالات کے بدلنے سے وہ بھی بدل جاتی ہیں۔ اسی طرح وعدہ کی پیشگوئی بھی بدل جاتی ہے حضرت موسیٰ کی قوم کا واقعہ ہے۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ارض مقدسہ میں داخل ہو جاؤ جسے خدا نے تمہارے لئے لکھدیا ہے لیکن قوم نے سستی دکھائی اور سرکشی و کم ہمتی کا یوں اظہار کیا۔ کہ کہا اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ اے موسیٰ تم اور تمہارا رب جاؤ اور ان لوگوں سے لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے انکی یہ حالت دیکھی تو اس وعدہ کو ملتوی کر دیا اور فرمایا انھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ۔ چالیس سال اس سرزمین میں داخل ہونا تمہارے لئے ممنوع ہو گیا۔ پس وعدہ کی پیشگوئیوں کے ساتھ بھی حالات کی تبدیلی کا تعلق ہوتا ہے۔

مخفی شرائط

بعض دفعہ پیشگوئیوں میں مخفی شرائط ہوتے ہیں۔ جو پیشگوئی کے ظاہری الفاظ سے ظاہر نہیں ہوتے۔ مثلاً حدیث ترمذی میں حضرت جابر بن عبداللہ سے مذکور ہے کہ جب میرے والد جنگ میں شہید ہوئے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے باپ کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ یا عبدی تمن علی اعطک اے میرے بندے کوئی خواہش کر۔ میں اسے پورا کر دوں گا۔ اس پر حضرت عبداللہ نے تمنا کی کہ مجھے دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے تا کہ میں دوبارہ شہید کیا جاؤں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور کوئی خواہش کر یہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ میرے قانون کے خلاف ہے۔ پس بعض دفعہ مخفی شرائط ہوتی ہیں۔ جن کا مدنظر رکھنا ضروری

مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام کی اہمیت

حیات وممات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ موجودہ زمانہ میں ایک اہم مسئلہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل عام مسلمان اس وہم میں گرفتار تھے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ جو چودھویں صدی میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے نزول فرمائینگے ابھی مسلمان انہی توہمات میں گرفتار تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آپ نے اس باطل عقیدہ حیات مسیح کی یوں تردید فرمائی۔ کہ حضرت مسیح ناصری منجملہ رسولوں میں سے ایک رسول تھے۔ اور وہ سنت اللہ اور سنت انبیاء کے مطابق فوت شدہ ہیں۔ رہا ان کی دوبارہ آمد کا مسئلہ۔ اس کا صرف یہ مفہوم ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی خو بو اور صفات والا ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو امت محمدیہ کی اصلاح کرے گا۔ وفات مسیح کے مسئلہ کو حضور علیہ السلام نے اپنی متعدد کتب میں آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے واضح طور پر ثابت کر دیا۔ مخالفین کو ان دلائل قاطعہ کے ابطال کے لئے چیلنج دیئے۔ مگر کسی کو آپکے مقابل دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اپنی بعثت کے اوائل ایام میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیخ الکل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کو اس مسئلہ پر مناظرہ کا چیلنج دیا۔ مگر جب وہ میدان میں نہ آئے۔ تو آپ نے اس مسئلہ کی اہمیت بتلانے اور ان کو بحث پر آمادہ کرنے کے لئے اتمام حجت کے طور پر یہاں تک فرمایا۔

"میں اس وقت اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ اگر حضرت مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب حیات حضرت مسیح علیہ السلام کی آیات صریحۃ الدلالت اور قطعیۃ الدلالت اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے ثابت کردیں۔ تو میں دوسرے دعوے مسیح موعود ہونے سے خود دست بردار ہو جاؤں گا۔ اور مولوی صاحب کے سامنے توبہ کرونگا۔ بلکہ اس مضمون کی تمام کتابیں جلا دونگا" (تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس قدر سہل طریق اپنے دعوے مسیح موعود کی صداقت کے پرکھنے کے لئے پیش فرمایا مگر یہی امر مولوی نذیر حسین صاحب کے لئے مشکل ترین ثابت ہوا۔ مقابلہ پر نہ آئے۔ اور اس طرح اپنے عجز کا اظہار کر دیا۔ آج بھی ہمارے مخالفین اس اختلافی مسئلہ پر بحث کرنے سے کتراتے اور جی چراتے ہیں۔ مگر اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لئے اور اپنے ہمنواؤں کے اخلاص وعقیدت کو قائم رکھنے کے لئے یہ حیلہ پیش کرتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ ارکان اسلام میں شامل نہیں کہ جس پر ایمان کا دارومدار ہو۔ حضرت مسیح ناصری زندہ ہوں یا وفات یافتہ ہمارے عقائد میں کسی قسم کا خلل نہیں آتا۔ گو ان شکست خوردہ علماء کے یہ الفاظ اپنے ہمنواؤں کی تسلی نہیں کرسکتے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ کو اس قدر اہمیت دی ہے۔ کہ اپنے تمام دعاوی کی بنیاد اسی پر رکھی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے"۔ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۰)

اسی طرح آپ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا کی کلام سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا ثابت ہے تو میں جھوٹا ہوں" (بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ کالم اول)

ان الفاظ سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی پر غور وفکر اور آپ کے صدق وکذب کی بحث میں پڑنے سے قبل حیات وممات مسیح ناصری کے مسئلہ پر غور کرنا ازحد لازمی ہے کیونکہ یہ مسئلہ ان تمام دعاوی کو سمجھنے اور ان کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے بطور چابی ہے۔ اگر حیات مسیح کا مسئلہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہو جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ دعاوی خود بخود باطل ٹھہر گئے۔ لیکن اگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے ثابت ہو جائے۔ تو پھر دوسرا مرحلہ یہ باقی رہ جاتا ہے۔ کہ ان احادیث کا کیا مطلب ہے۔ جن میں مسیح کی دوبارہ آمد اور نزول کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان پیشگوئیوں کا مصداق کون ہے؟

پس احمدی احباب کو چاہیئے کہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے مسئلہ کو مخالفین کے سامنے بار بار پیش کریں۔ کیونکہ یہ مسئلہ ہمارے عقائد میں بنیادی اصل کے طور پر ہے

خاکسار شریف احمد مدرس مدرسہ احمدیہ

ایک مخلص احمدی بھائی محمد اسمٰعیل صاحب کی وفات

بھائی محمد اسمٰعیل صاحب جو نہائت مخلص احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ ایک لمبا عرصہ بعارضہ پیچش بیمار رہنے کے بعد ۱۱ر جنوری اپنے مالک حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موضع پرتھی پورہ ریاست کپورتھلہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۹۰۷ء میں بیعت کی۔ اور لمبے عرصہ سے دیہہ ۳۰ علاقہ سندھ میں رہتے تھے۔ اس علاقہ میں احمدیت کا ایک اعلےٰ نمونہ تھے۔ باوجودیکہ اس وقت آپ کی عمر ساٹھ سال سے کچھ اوپر تھی۔ آپ ہر جمعہ کو ہمارے پاس نماز پڑھنے کے لئے آٹھ میل کا سفر کرکے آتے۔ اور اس میں ایسے باقاعدہ تھے۔ کہ کوئی مشکل بھی راستہ میں حائل نہ ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ آپ کو جب بیماری نے صاحب فراش کر دیا۔ تو اس حالت میں بھی ایک دو دفعہ تشریف لائے۔ آپ اخلاق کے لحاظ سے بھی بہت اعلےٰ پایہ کے انسان تھے۔ آپ اپنے گاؤں میں صرف اکیلے احمدی تھے۔ لیکن محض آپ کے عمدہ اخلاق کی وجہ سے سب آپ کی عزت کرتے تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ اگر آپ کو کوئی کچھ کہہ دیتا۔ تو آپ خاموشی سے برداشت کر لیتے لیکن احمدیت کے متعلق کوئی غلط بات آپ نہ سن سکتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے آپ کو بڑی محبت تھی۔ آپ ہر فرصت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں مطالعہ کرتے رہتے۔ آپ نے ایک وصیت اپنے بھتیجے کے نام لکھی ہے۔ جس میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں ایک بڑا خزانہ ہے۔ ان کو سنبھال کر رکھنا۔ اور پڑھنا۔

جب ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ میں اختلاف ہوا۔ آپ اس وقت قادیان میں تھے۔ آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلیفہ منتخب ہونے پر فوراً بیعت کرلی۔ آپ ایک نہائت قلیل آمد کے مالک تھے۔ لیکن عام چندوں میں ہمیشہ فراخ دلی سے حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے ۱/۳ حصہ کی وصیت بھی کی ہوئی تھی۔ جو سال کے سال ادا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ سلسلہ کے ایک دو اخبار بھی آپ منگایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی تصنیفات آپ گاہ بگاہ خرید کرتے رہتے تھے۔

آپ احمدیت کا اس علاقہ میں نمونہ تھے اور باقی جماعت کے دوستوں کے متعلق بھی چاہتے تھے۔ کہ وہ نیکی کا اعلےٰ نمونہ پیش کریں میرے ساتھ آپ کے تعلقات احمدیت کی وجہ سے بہت گہرے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ اور ہمیں ایسے کام کرنے کی توفیق دے جو اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ہوں۔ میں تمام احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ بھائی محمد اسمٰعیل صاحب کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار پیر عبد العلی قمر
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۴۰ راوتیانی

بقایا دار موصی احباب کے متعلق ضروری اطلاع

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ جن لوگوں کی وصیت عدم ادائیگی حصہ آمد کی وجہ سے منسوخ ہو جائے۔ ان سے کسی اور قسم کا چندہ بھی نہیں لیا جاتا۔ تاوقتیکہ وہ اظہار ندامت اور توبہ کرکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے معافی حاصل نہ کرلیں۔ اس لئے جو موصی صاحبان کسی وجہ

جرمن گسٹاپو کے بعض کارنامے

جرمنی کی خوفناک خفیہ پولیس گسٹاپو اور اس کے حاکم اعلےٰ ہملر کے متعلق بعض باتیں ایک گزشتہ پرچہ میں بیان کی جا چکی ہیں۔ اب ہم ہملر کے بعض مظالم کا ذکر کرتے ہیں۔ اور جرمنی بلکہ نازی پارٹی کے بڑے بڑے معتمد زعماء پر ان ظالموں کے ہاتھوں جو بیتی ہے اس کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکے گا۔ کہ عوام پر کیا گزرتی ہوگی۔ اور مفتوحہ ممالک پر کیا گزر رہی ہے نیز اس سے نازی گورنمنٹ کے متعلق رائے قائم کرنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔ اور اس نظام کا خاکہ ذہن میں آ سکتا ہے۔ جو یہ لوگ دنیا میں قائم کرنے کے دعویدار ہیں۔

۳۰ جون ۱۹۳۴ء نازی ہسٹری کا خاص دن ہے۔ جبکہ اس پارٹی کے بعض مخالفین یا ایسے لوگوں کے لئے جنہیں مخلص نازی ہونے کے باوجود کسی نہ کسی وجہ سے ہٹلر اور ہملر نے اپنی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کا موجب سمجھا۔ ٹھکانے لگا دیا۔ کیپٹن ارنسٹ روہیم نے نازی پارٹی کے لئے بہت کچھ کیا تھا۔ اور اپنی خدمات کی وجہ سے اس نے بہت کچھ اثر و رسوخ پیدا کر لیا تھا۔ وہ ایس اے (سٹارم ٹروپس) کا کمانڈر تھا۔ مگر ہملر کے حکم سے اسے گسٹاپو ایجنٹوں نے اس وجہ سے قتل کر دیا۔ کہ شبہ تھا۔ شاید اس کی ہر دلعزیزی کسی آئندہ زمانہ میں ہٹلری اقتدار کے لئے ضعف کا موجب ہو۔ نازی پارٹی کا اقتصادی اور سیاسی فلاسفر گریگر سٹراسر تھا۔ اور ہملر اس کا کسی زمانہ میں سیکرٹری بھی رہا تھا۔ مگر ہملر نے اسے بھی مروا دیا۔ ان کے علاوہ ایک مشہور جرنیل کرٹ ورن شلیچر تھا۔ جو سو لجر چانسلر کے عہدہ پر فائز تھا۔ وہ بھی اسی ہنگامہ میں ہلاک کر دیا گیا۔ اور بھی بہت سی اہم شخصیتیں اس روز ہلاک کی گئیں حتےٰ کہ اس دن کو "Day of Long Knives" کہا جاتا ہے گریگر سٹراسر کے بھائی اوٹو سٹراسر نے Hitler and I کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں بعض نہایت خوفناک واقعات درج کئے ہیں۔ جن لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ انہیں کسی کورٹ کے سامنے پیش نہ کیا گیا۔ نہ ان پر کوئی الزام لگایا۔ نہ کوئی جرم ثابت ہوا۔ حتےٰ کہ ان کو یہ بھی نہ بتایا گیا۔ کہ ان کے متعلق کوئی ایسا فیصلہ ہوا ہے۔ بلکہ آناً فاناً گولی مار دی گئی۔

جنرل شلیچر ایک مشہور جرنیل تھا۔ اس کے متعلق لکھا ہے کہ وہ نہایت سکون کے ساتھ بے خبری کے عالم میں اپنے دیہاتی مکان میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ کہ گسٹاپو ایجنٹ زبردستی اندر آ گھسے۔ اس کے خادم نے روکنا چاہا۔ مگر وہ اسے پرے ہٹا کر اس کے ڈرائنگ روم میں جا پہنچے اور دریافت کیا کہ کیا تمہارا نام جنرل شلیچر ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ اس کا اتنا کہنا تھا۔ کہ چھ ریوالور یکدم چلے۔ اور جنرل زمین پر لوٹنے لگا۔ اس کی بیوی یہ ہنگامہ سنکر اس کی طرف لپکی۔ مگر اسے بھی گولی مار دی گئی۔

جنرل بریڈو نے جو مقتول کا دوست تھا۔ یہ خبر صبح کے وقت سنی۔ شام کو وہ اپنے مکان پر گیا۔ ابھی دروازہ پر ہی پہنچا تھا کہ دو ریوالور چھوٹے۔ اور بیچارا جنرل وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔

گریگر سٹراسر کی سنئے۔ وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ دوپہر کے کھانے میں مشغول تھا۔ کہ اچانک آٹھ گسٹاپو ایجنٹ اندر داخل ہوئے۔ اور بغیر کوئی وجہ بتائے اسے پکڑ کر ساتھ لے گئے۔ اور لے جا کر جیل کی ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ رات کی تاریکی میں کوٹھڑی کے اندر ہی اس پر ریوالور کا فائر ہوا۔ پہلا فائر چوک گیا۔ گریگر ایک کونے میں دبک گیا۔ اس پر تین آدمی اندر داخل ہوئے۔ اور گولیاں چلائیں۔ اور بیچارہ گریگر گولیوں سے چھلنی ہو کر رہ گیا مگر اسی پر بس نہیں۔ بہت سے اور لوگ بھی گرفتار کئے گئے۔ اور برلین کے پرشین کیڈٹ سکول میں لے جا کر دیوار کے ساتھ کھڑے کر دیئے گئے۔ فائر۔ فائر۔ فائر کا حکم ہوا اور سینکڑوں آدمی خاک و خون میں تڑپنے لگے۔

جرمنی کی مسلح افواج کا کمانڈر انچیف جنرل ورنر بھی گسٹاپو ایجنٹوں کے ہاتھوں پولینڈ میں ۱۹۳۷ء میں مار دیا گیا۔ ۴ فروری ۱۹۳۸ء کو ہٹلر نے جنرل بلمبرگ اور تیرہ دیگر سینئر افسروں کو جنرل سٹاف سے علیحدہ کر دیا۔ کیونکہ انہوں نے Gentleman's Agreement میں مسولینی اور سپین میں فرانکو کی امداد کی مخالفت کی تھی نیز انہوں نے زبردستی آسٹریا پر قبضے کی مخالفت کی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ ان باتوں سے بگڑ کر اگر برطانیہ اور فرانس نے لڑائی چھیڑ دی۔ تو مقابلہ مشکل ہوگا۔ ان باتوں کو پردہ اخفاء میں رکھا گیا۔ اور بعض ذاتی الزام بلمبرگ پر لگائے گئے۔ وہ ایک ملٹری ٹربیونل کے سامنے پیش کیا گیا۔ جس نے اسے بری کر دیا۔ اس پر وہ ریٹائر ہو کر پرائیویٹ زندگی بسر کرنے لگا۔ جب موجودہ جنگ شروع ہوئی تو ہٹلر نے اسے پولینڈ میں بطور آنریری کمانڈر کام کرنے پر زور دیا۔ اور ۲۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو یہ اعلان ہوا۔ کہ وہ وارسا کے باہر جنگ میں مارا گیا لیکن جرمن سپاہیوں نے جو پولوں کے ہاتھ قید ہوئے یہ راز کھولا۔ کہ اسے گسٹاپو کے ایجنٹوں نے قتل کر دیا۔ حتےٰ کہ انہوں نے قاتلوں کے نام بھی بتائے۔

۳۰ جون ۱۹۳۴ء کے ہنگامہ کے سلسلہ میں بعض جرمن لیڈروں کو ایک ٹربیونل کے سامنے بھی پیش کیا گیا۔ مگر یہ محض ایک ڈرامہ تھا۔ تا عوام کو مطمئن کیا جا سکے۔ ٹربیونل کا یہ طریق کار تھا۔ کہ ہر ملزم کا فیصلہ تین منٹ میں کر دیا جاتا۔ کسی پر اس سے زیادہ وقت نہ لگایا گیا۔ اور ہر ایک کے قتل کا فتویٰ صادر کر دیا گیا۔ ہاں بعض لوگوں کو موقعہ دیا گیا۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو خودکشی کر سکتے ہیں۔ مگر یہ حق صرف ان کو دیا گیا۔ جن کی گزشتہ خدمات کا ریکارڈ نہایت شاندار تھا۔

چندہ خاص کی ادائیگی کے متعلق ضروری اعلان

عہدیداران جماعت خاص توجہ فرمائیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں چندہ خاص تین سالوں میں ایک لاکھ روپیہ فراہم کرنے کا فیصلہ ہوا تھا: تاکہ اس چندہ سے صدر انجمن احمدیہ کے بار کو کم کیا جا سکے مگر ان تین سالوں میں رقم مقررہ کے مقابلہ میں صرف بیس ہزار روپیہ کی رقم وصول ہوئی۔ بقیہ رقم مبلغ اسی ہزار کی فراہمی کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء میں فیصلہ ہوا۔ کہ یہ رقم جماعت کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اور اس کی وصولی ہونی چاہئے۔ اس لئے امسال اس کی شرح ایک ماہ کی آمد پر چالیس فیصدی مقرر کی گئی ہے لیکن اس وقت تک صرف ۲۶۸۴ روپیہ وصول ہوا ہے۔ اور سال رواں کے اختتام میں صرف چند ماہ باقی رہ گئے ہیں۔

لہٰذا تمام عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کا چندہ خاص با شرح جلد از جلد وصول کر کے ارسال فرمائیں۔

ناظر بیت المال

سیکرٹری صاحبان نشر و اشاعت و احباب کی توجہ کیلئے ضرورت

یہ ضروری ہے۔ کہ گزشتہ ماہ کی رپورٹ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں یہاں پہنچ جائے۔ مگر دوست اس بارہ میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ فی زمانہ نشر و اشاعت تبلیغ کا ایک لازمی اور اہم جزو ہے۔ اور یہی ہمارا منشاء ہے۔ کہ تبلیغ و اشاعت کے لئے ایسی جدوجہد کی جائے۔ جو قربانی کی حد تک پہنچی ہو۔ اس لئے جہاں سیکرٹری صاحبان نشر و اشاعت کو چاہیئے۔ کہ اپنے فرائض نہایت مستعدی اور باقاعدگی سے ادا کریں۔ وہاں احباب سے بھی استدعا ہے کہ اشاعت کے لئے وہ ہر ممکن امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خصوصاً ایسے پرخطر ایام میں اپنی حفاظت کیلئے بھی اور بنی نوع انسان کو مصائب و آلام سے محفوظ کرنے کیلئے بھی زیادہ سے زیادہ اشاعت حق و صداقت کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ احباب و عہدہ داران اپنی ذمہ واریوں اور فرائض کا

تبلیغ بیرون ہند

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

تبلیغ واشاعت

نئے اشتہارات بزبان سواحیلی حسب ذیل شائع کئے گئے۔ (الف) "میں کیوں اسلام کو مانتا ہوں" "اختلاف بائیبل"۔ "اجرائے نبوت" چھ ہزار کی تعداد میں۔ (ب) ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ۔ اور براڈہ اخبار میں "مسلمز اینڈ وار" کے عنوان پر اور بعض خطوط کے رنگ میں مضامین اور نوٹس پندرہ کی تعداد میں شائع کئے گئے۔ یہ تمام مضامین اردو میں لکھے گئے۔ اور ان کا ترجمہ برادرم سید محمد سرور شاہ صاحب ایم۔ اے اور برادرم عبدالحمید مصطفےٰ صاحب نے کیا۔ (ج) عید الفطر کی حقیقت عید الاضحیہ حضرت امیر المومنین کی سوانح حیات یہ تین تقریریں اردو میں اور "اسلام اور جنگ" کے عنوان کے ماتحت ایک تقریر سواحیلی زبان میں براڈ کاسٹ کی گئی۔ اس کے علاوہ دو تقریریں سکھوں کے گوردوارہ میں حضرت بابا نانک صاحب کے حالات زندگی پر کیں۔ فوجیوں میں اور بعض دیگر معززین کو جن میں ہر قسم کے لوگ شامل ہیں سلسلہ کا لٹریچر انگریزی۔ اردو۔ سواحیلی۔ گورمکھی میں روانہ کیا گیا۔ ان سب کتب کی تعداد تین سو تک ہے پچیس غیر احمدیوں کے نام "الفضل" کا خطبہ نمبر جاری کرایا گیا۔ سکاٹ لینڈ مشن اور کوکیوالائنس ہائی سکول میں جاکر عیسائیوں کو زبانی تبلیغ کے علاوہ لٹریچر دیا۔ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب بمقررہ تاریخ بوجہ مرض طاعون نہ ہو سکا۔ برادرم مختار احمد صاحب ایاز کی جدوجہد قابل شکریہ ہے۔ نیروبی میں بوجہ تنگ وقت پر اطلاع ملنے کے معین تاریخ پر نہیں ہو سکا۔ لیکن کوشش کی جارہی ہے۔ کہ جلد ہی وہاں بھی اس جلسہ کا انعقاد کیا جائے۔ ہفتہ تلقین تعلیم بھی منایا گیا۔ جس میں سات تقریریں کی گئیں۔

ان میں سے تین خود خاکسار نے کیں۔

مالی کام

عام چندوں میں باقاعدگی اختیار کرنے کے علاوہ تحریک قرضہ پچاس ہزار کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ خدا کے فضل سے ایک ہزار شلنگ سے زائد رقم وصول کرکے مرکز میں بھیج دی گئی ہے۔ اور ۶۶۴ شلنگ کے وعدے لکھوائے گئے ہیں۔

تحریک جدید سال ہشتم کیلئے تحریک کرنے پر احباب نے بڑے شوق سے سالہائے ماسبق کی نسبت معقول اضافوں کے ساتھ وعدے لکھوائے بعض نے نقد ادا کیا۔ جو نیروبی سے باہر ہیں۔ ان کے وعدوں کی انتظار ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اصحاب نصاب کو تلقین کی گئی۔ چنانچہ بعض احباب نے ادا بھی کردی ہے۔ اور دوسرے اپنے حسابات کی جانچ پڑتال میں لگ گئے ہیں۔ نیروبی کے حسابات کی بھی جانچ پڑتال کی گئی۔

تعلیم وتربیت

سوائے ہفتہ میں کبھی ایک آدھ ناغہ کے روزانہ بعد نماز مغرب تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا ہے۔ اسی طرح روزانہ بعد نماز فجر کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ملفوظات اور بعض بزرگان سلسلہ کی تصانیف۔ حضور علیہ السلام کی سیرت کے متعلق سنائی جاتی ہیں اسی طرح ہر اتوار کو بعد نماز عصر درس قرآن مجید مردوں میں اور بعد نماز ظہر عورتوں میں دیا جاتا رہا خطبات جمعہ اور خطبات عیدین میں احباب جماعت کو فرائض اسلام واحمدیت کی ادائیگی کے علاوہ تقویٰ۔ نیکی۔ اخلاص۔ اطاعت وفرمانبرداری اور جانی مالی قربانی وغیرہ امور کی طرف توجہ دلاکر تربیت کی جاتی رہی ہر جمعہ کے دن مسجد میں دو بورڈوں پر ملفوظات۔ احادیث وغیرہ لکھکر احباب کو روحانی غذا بہم پہنچائی جاتی رہی صبح کی نماز کے لئے احباب کو جگانے کا انتظام کیا۔ انفرادی طور پر بھی احباب جماعت سے ملاقاتیں کرکے نظام سلسلہ کی اہمیت سے آگاہ کیا جاتا رہا۔

متفرق کام

عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۱۰ خطوط مختلف ضروریات سلسلہ کے پیش نظر لکھے گئے۔ مقامی عہدیداروں کے ذریعہ امیگریشن والوں سے خط وکتابت کرکے نئے آنے والے احمدیوں کے متعلق انتظام کیا گیا۔ کہ پریذیڈنٹ اور مبلغ سلسلہ کی ذمہ داری پر بغیر کسی روک کے آنے کی اجازت دی جائے۔ احمدیہ نقطہ نگاہ سے "ہندوستان اور جنگ" کے عنوان کے ماتحت جو تقریریں نیروبی میں پریذیڈنٹ صاحب نے کیں۔ وہ اشتہارات کی صورت میں طبع کرواکر ہندوستان اور مشرقی افریقہ کے تمام گورنروں۔ انفارمیشن آفیسروں پولیس کے اعلیٰ آفیسرز اور مشرقی افریقہ کے تمام پراونشل کمشنروں اور بعض خاص خاص ڈسٹرکٹ کمشنروں کو بھجوائی گئیں۔ یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے گورنروں نے اپنے خطوط میں جماعت احمدیہ کی ان کوششوں اور خدمات کو قابل اقتدار قرار دیتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ وائسرائے ہند اور گورنر پنجاب کو مقامی پریذیڈنٹ کی طرف سے [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک خواہش

کیا آپ اس کے پورا کرنے میں کوشاں ہیں؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد کرتے ہوئے "الفضل" کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ

اس کے کم از کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں

ہم "الفضل" کے خریدار اصحاب سے جن کے حلقہ احباب میں یا جن کے علم میں ایک بھی احمدی ایسا ہے۔ جو "الفضل" کے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ مگر اسے نہیں خریدتا مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا انہوں نے حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے ایسے احمدی دوست کو "الفضل" کا خریدار بننے کی تحریک فرمائی؟

اگر کسی وجہ سے آپ کو بھی ابھی تک اس کا موقعہ نہیں ملا۔ تو آپ کا فرض ہے۔ کہ سب سے پہلی فرصت میں یہ ضروری تحریک فرماکر اپنے پیارے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کریں۔

حضور نے توسیع اشاعت کو ایک اہم فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:-

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس درخت کو پانی نہ ملتا ہے وہ خشک ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اخبار بھی پانی کا رنگ رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے۔"

نیازمند **مینیجر الفضل قادیان**

[illegible] ڈلہوزی کے متعلق خطوط لکھے گئے۔ احمدیہ مسجد ٹبورا کے متعلق چیف سکرٹری گورنمنٹ سے خط وکتابت کی گئی۔ خدا کے فضل سے اس معاملہ کا بہت حد تک بہتر فیصلہ ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔ نیروبی کی جماعت کو [illegible] جماعتی اور نظامی امور میں "دلچسپی لینے" کی تلقین کی جاتی رہی۔ مرکزی نظارتوں سے آمدہ استفسارات کے جوابات دیئے گئے۔ علم میں اضافہ حاصل کرنے کے لئے عربی۔ انگریزی۔ سواحیلی اور اردو کی چالیس کے قریب کتب زیر مطالعہ ہیں۔ احباب جماعت سے گھروں پر جاکر مراسم بڑھائے گئے۔

خاکسار شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ نیروبی

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں چندہ جلسہ سالانہ کو چندہ عام اور حصہ آمد وغیرہ کی طرح لازمی چندہ قرار دیا تھا۔ اسلئے احباب کے لئے اب اس چندہ کی پوری شرح کے ساتھ ادائیگی اسی طرح فرض ہے جسطرح چندہ عام اور حصہ آمد کی ادائیگی ضروری ہے۔ چونکہ اس چندہ کا مقررہ بجٹ آمد پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے امسال یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ تمام شہری جماعتوں سے اس چندہ کی وصولی کی اسم وار فہرست طلب کی جائے۔ جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہو۔ تاکہ پڑتال کی جائے۔ کہ پورا چندہ نہ وصول ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔

۱۔ نام مع پتہ - ۲۔ آمدنی ماہوار - ۳۔ چندہ جلسہ سالانہ بحساب پندرہ فیصدی - ۴۔ ادا شدہ رقم - ۵۔ بقایا -

لہٰذا جملہ جماعتوں کے سکرٹریاں مال و پریذیڈنٹان و امراء صاحبان کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے متعلق مطلوبہ قسم کی فہرست ۲۵ر فروری ۱۹۴۲ء تک نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال)

تفسیر کبیر جلد اوّل

جو دوست تفسیر کبیر جلد اوّل خریدنے کی اطلاع دیں۔ وہ براہ مہربانی اپنا مکمل پتہ تحریر فرمایا کریں۔ نیز یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے سابقہ شائع شدہ جلد خریدی ہوئی ہے یا نہیں۔ اگر نئے خریدار بننا چاہیں۔ تو براہ مہربانی کچھ رقم پیشگی تفسیر کبیر جلد اول کے لئے ارسال فرمائیں۔ کیونکہ نئے خریداروں کیلئے کچھ رقم بطور پیشگی بھیجنا ضروری ہے۔ بغیر حصول پیشگی نئے خریداروں کا نام درج نہ کیا جائیگا۔

انچارج تحریک جدید قادیان

ہم نے ۹ر فروری کو ان اصحاب کی فہرست جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ر فروری تک ختم ہوتا ہے۔ اور جن کی طرف سے ابھی تک کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔ وی۔پی ارسال کر دیئے ہیں۔ جو اصحاب چندہ ارسال فرما چکے ہیں۔ یا چندہ کی ادائیگی کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں۔ ان کے وی۔پی روک لئے گئے ہیں۔ باقی سب احباب سے گذارش ہے۔ کہ براہ کرم وی۔پی وصول فرما کر ممنون فرمادیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ کوئی دوست بھی موجودہ صبر آزما مشکلات میں وی۔پی واپس کر کے دفتر کی مالی دقتوں میں اضافہ کرنے کا موجب نہ ہوں گے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم فروری ۱۹۴۲ء سے بہت سے ارزاں یکطرفہ اور واپسی کرایہ جات جو این۔ ڈبلیو۔ آر ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل (مجریہ یکم ستمبر ۴۱ء) کے قاعدہ ۵۸ء میں دکھائے گئے ہیں منسوخ کر دیے جائینگے

مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کریں۔

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

سنگاپور - ۹ر فروری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اتوار اور سوموار کی درمیانی شب گیارہ سے ایک بجے تک جاپانی فوجیں شمال مغربی ساحل پر اتر آئیں۔ اور انہوں نے ہمارے ہراول دستوں کو بعض مقامات سے پیچھے ہٹا دیا۔ جاپانی فوجیں دس میل لمبے علاقہ میں اتری ہیں۔ اور انکا ایک دستہ برطانی صفوں کے پیچھے پہنچ گیا۔ انہوں نے بڑے بڑے ٹینک اُتار دینے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس علاقہ میں دشمن اُترا۔ وہاں آسٹریلین فوج متعین تھی۔ اور اب وہاں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن کی فوجوں کو کہیں کہیں پیچھے بھی ہٹا دیا گیا ہے۔ جاپانی توپیں جوہور سے بے تحاشا گولہ باری کر رہی ہیں۔ مگر برطانی توپیں بارُود ضائع نہیں کرتیں۔ بلکہ پوری احتیاط سے گولے پھینکتی ہیں۔ اور جاپانی طیارے جھپٹ جھپٹ کر اور لپک لپک کر حملے کر رہے ہیں۔ دشمن کی سرگرمیاں شمال مغربی ساحل سے شمال مشرقی کونے تک جاری ہیں۔ کمانڈر انچیف سنگاپور جنرل گورڈن بیسٹ نے ایک اعلان میں کہا کہ صورت حال قابو میں ہے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ جزیرہ کے شمالی کنارے کا بحری اڈہ خالی کر دیا گیا ہے اور تیرنے والی بندرگاہ میں پانی ہی پانی پھیل رہا ہے۔

واشنگٹن - ۹ر فروری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فلپائن میں جنرل میکارتھر کی فوجوں نے تمام جاپانی حملے پسپا کر دئے ہیں۔

رنگون - ۹ر فروری - دریائے سالوین کے محاذ کی حالت بدستور ہے۔ پان کے علاقہ میں ہمارے مورچوں پر دشمن کی بمباری جاری ہے۔ آج صبح دو بار خطرہ کا الارم ہوا۔ مگر کوئی بم نہیں گرا۔ برطانی طیاروں نے دشمن کے کئی علاقوں پر پرواز کی۔ اور دریائے سالوین پر کچھ کشتیوں پر گولہ باری کی گئی۔

لنڈن - ۹ر فروری - تنجیر میں انگریز باشندوں کے خلاف جو سازشیں کی جا رہی ہیں۔ اور اُن کی جائدادوں کو جو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے خلاف برطانی سفیر نے آج ہسپانوی حکومت کے پاس پروٹسٹ کیا ہے۔ اور اس سے نقصان کا معاوضہ طلب کیا ہے۔

سڈنی - ۹ر فروری - آسٹریلیا کے وزیر جنگ مسٹر فورڈ نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ جزائر شرق الہند کے وسط یا ایک بازو پر جاپانی حملہ کا امکان ہے۔ اور اگر یہ حملہ ہو گیا۔ تو آسٹریلیا کے لئے نمایاں خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ مگر اس وقت تک آسٹریلیا کو تیاری کا موقعہ مل جائے گا۔

ماسکو - ۹ر فروری - سوویٹ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ ڈیڑھ سال میں جرمن گورنمنٹ فرانس کی حکومت سے دو کھرب فرانک وصول کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ فرانس میں گندم کی پیداوار کے اسی فیصدی پر وُہ قبضہ کر لیتی ہے۔ اور لاکھوں مویشی جرمنی لے جائے جا چکے ہیں۔

لاہور - ۹ر فروری - آج پھر بیوپاریوں نے جلوس نکالا۔ اور اس سلسلہ میں ۵۴ گرفتاریاں ہوئیں۔ سرگودھا اور منٹگمری میں بھی ڈیڑھ ڈیڑھ سو گرفتاریاں ہوئیں۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ چوہڑکانہ شملہ۔ موگہ۔ قصور۔ جالندھر۔ فیروزپور۔ گوجرانوالہ لدھیانہ۔ انبالہ وغیرہ میں بھی کچھ کچھ گرفتاریاں ہوئیں امرتسر۔ راولپنڈی اور لائلپور میں بھی ستیہ آگرہ ہوا مگر کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لاہور اور مغلپورہ میں پولیس نے ہلکا سا لاٹھی چارج بھی کیا۔ جس سے آٹھ اشخاص زخمی ہوئے۔ گوجرانوالہ اور فاضلکا میں بھی معمولی سا لاٹھی چارج ہوا۔ آج پولیس نے بیوپار منڈل کے دفتر پر بھی چھاپا مارا۔ اور سکرٹری کو گرفتار کر لیا۔

لاہور - ۹ر فروری - آج سنٹرل جیل میں بیوپار منڈل کے صدر لالہ بہاری لال چاننہ اور انکے رفقاء کے خلاف زیر دفعہ ۵۶ ڈیفنس آف انڈیا رولز مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ ملزمین کے وکلاء کی درخواست پر مقدمہ ایک ہفتہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔

لاہور - ۹ر فروری - آج پنجاب اسمبلی کا بجٹ سشن شروع ہوا۔ بیوپاریوں کی ہڑتال پر بحث کرنے کے لئے ملک برکت علی صاحب نے تحریک التوا پیش کی۔ وزیر اعظم نے جوابی تقریر میں کہا۔ کہ مصالحت کی بات چیت مَیں نے بند نہیں کی تھی۔ بلکہ چاننہ صاحب نے آکر مجھے کہا کہ بات چیت کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ ہمارے دروازے اب بھی کھلے ہیں۔ ہم بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔ جو لوگ ملک میں بیچینی پیدا کر رہے ہیں۔ وہ ففتھ کالم کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ آراء شماری پر تحریک گر گئی۔

دہلی - ۹ر فروری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ چین کے ڈکٹیٹر مارشل چیانگ کائی شیک میڈم چیانگ اور اپنے سٹاف افسروں کے ہمراہ چند روز کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور وائسرائے کے مہمان ہوں گے۔ آپکی آمد کی غرض یہ ہے۔ کہ چین اور ہندوستان کے مشترکہ معاملات پر کمانڈر انچیف اور حکومت ہند سے بات چیت کریں۔ آپ پنڈت نہرو۔ گاندھی جی اور مسٹر جناح سے بھی ملیں گے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آپ حکومت اور کانگرس میں سمجھوتہ کرنیکی کوشش بھی کریں گے۔ تا چین کو سرکاری و غیر سرکاری مدد مل سکے۔

واشنگٹن - ۹ر فروری - معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ڈی ولیرا کی حکومت اور امریکن گورنمنٹ کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے امریکن ترین کا ایک وفد آئرلینڈ آرہا ہے۔

لنڈن - ۹ر فروری - معلوم ہوا ہے۔ کہ آج جاپانی طیاروں نے بٹاویہ پر بھی حملہ کیا۔ مگر ابھی تک اس حملہ کی تفاصیل موصول نہیں ہوئیں۔ سماٹرا کے بعض دوسرے مقامات پر بھی بم گرائے گئے۔ سورابایا کے ہوائی اور بحری اڈے پر بھی بمباری کی گئی۔ بحری اڈے کو معمولی سا نقصان پہنچا۔ ۵۱ اشخاص ہلاک اور ۵۴ مجروح ہوئے۔ جنوبی بالک پاپن اور جنوبی بورنیو میں بھی جاپانیوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔

قاہرہ - ۹ر فروری - نحاس پاشا نے مصری پارلیمنٹ کو توڑ دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ نئے انتخابات مارچ میں ہوں گے۔ اور نئی پارلیمنٹ کا اجلاس ۳۱ر مارچ کو منعقد ہوگا۔ مصری لیڈروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ باہمی جھگڑوں کو بھلا کر برطانیہ کے ساتھ تعاون کریں گے۔

ماسکو - ۹ر فروری - سوویٹ ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ والگا لینن گراڈ نہر اب مکمل طور پر رُوسیوں کے قبضہ میں آچکی ہے۔ اور اسے درست کر لیا گیا ہے۔ اور اب اس کے ذریعہ لینن گراڈ کی روسی فوجوں کو سامانِ جنگ اور کمک بھیجی جا سکے گی۔

واشنگٹن - ۹ر فروری - ڈچ ایسٹ انڈیز کے گورنر آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں علم تھا کہ ہماری مختصر سی فوج اپنے تمام مقبوضات کا تحفظ نہ کر سکے گی۔ مگر مقابلہ اس لئے کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کہ اتحادیوں کو تیاری کرنے کا اور موقعہ مل جائے۔

چنگکنگ - ۹ر فروری - معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں وائی شاڈ کی بندرگاہ پر دوبارہ قابض ہونے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ شہر کے نواح میں خوفناک لڑائی ہو رہی ہے۔ چینیوں نے پسپائی سے قبل دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔

حیدر آباد - ۹ر فروری - نظام گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ریاست کی آبادی ۱۶۱۹۴۳۱۳ ہے۔ جو میسور۔ ٹراونکور اور بڑودہ کی ریاستوں کی مجموعی آبادی کے برابر ہے۔ گذشتہ دس سال کی نسبت بارہ فی صدی اور گذشتہ پچاس سال کی نسبت چالیس فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ مردانہ اور زنانہ آبادی کا تناسب ۱۰۰ اور ۹۶ ہے۔

لنڈن - ۹ر فروری - جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ چودہ روز سے وارٹی ڈوینز میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جس میں روسیوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

قاہرہ - ۹ر فروری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لیبیا کی صورت حال میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ العغیلا اور درنہ کے مابین گشتی دستے مصروف عمل رہے۔ غزالہ سے پچاس میل مغرب کی طرف گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

ماسکو - ۹ر فروری - ایک روسی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجیں کالینن کے محاذ پر جرمن قلعبندیوں کو توڑنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ یہ محاذ سمولنسک کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ جرمنی کے چھ بلاک تباہ کر دیئے گئے۔ مشین گنوں کے چھ اڈوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ دیگر سامان جنگ بھی روسیوں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔